ہفتہ وار رسالہ: 238
WEEKLY BOOKLET-238

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب
"نیکی کی دعوت" کی ایک قسط مع ترمیم و اضافہ "بنام"

مریض طبیب بن گیا

صفحات 21

قبر کی روشنی کا سامان 02
انگور کے حسابِ آخرت کا ڈر 08
مال زیادہ وبال زیادہ 13
زخمی دل والے بزرگ 18

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون ”نیکی کی دعوت“ کے صفحہ 341 تا 357 سے لیا گیا ہے

مریض طبیب بن گیا

دعائے عطار: یارَبَّ المصطفٰی! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ ”مریض طبیب بن گیا“ پڑھ یا سُن لے اُسے گناہوں کی بیماری سے شفا دے، جہنّم سے بچا اور جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخِلہ نصیب فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جسے کوئی مُشکل پیش آئے اسے مجھ پر کثرت سے دُرُود پڑھنا چاہئے کیونکہ مجھ پر دُرُود پڑھنا مصیبتوں اور بلاؤں کو ٹالنے والا ہے۔

(القول البدیع، ص414۔بستان الواعظین لابن جوزی، ص472)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت دینا خاموش رہنے سے بہتر ہے

زَبان کی آفتیں بے شُمار ہیں اور ان سے بچنے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ زَبان پر قُفلِ مدینہ لگا لیا جائے یعنی آدمی خاموشی کی عادت بنالے، البتہ جو زَبان کی لغزِشوں سے بچنا جانتا ہو اور شریعت کے عَین تقاضے کے مطابِق بولنے پر قُدرت رکھتا ہو اُس کیلئے نیکی کی دعوت دینا خاموشی سے افضل ترین عمل ہے۔ جیسا کہ خاتَمُ المرسلین، رحمۃٌ للعالمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ دلنشین ہے: اگر تم اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا) کرو تو یہ خاموش رہنے سے زیادہ بہتر ہے۔ (شعب الایمان، 6/92، حدیث:7578)

www.dawateislami.net

ثواب ملنے کی اُمّید

حضرتِ ابو دَرْدَاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں دوسروں کو نیکی کا حکم دیتا ہوں اور خود اگرچہ وہ کام نہیں کرتا لیکن پھر بھی مجھے اللہ سے اَجْر ملنے کی اُمّید ہے۔ (کنزالعمال، 3/270، رقم: 8438) یعنی جب کسی کو نیک کام کرنے کا حکم دیا تو مجھے اجر مل گیا اگرچہ میں وہ کام خود نہ بھی کرتا ہوں۔

قَبر کی روشنی کا سامان

اللہ پاک نے حضرتِ موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام کی طرف وحی فرمائی: "بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔" (حلیۃ الاولیاء، 6/5، رقم: 2267)

مُبلِّغین کی قَبریں اِن شاءَ اللہ جگمگائیں گی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس روایت سے نیکی کی بات سیکھنے سکھانے کا اجر و ثواب معلوم ہوا۔ سنّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے، اِن شاءَ اللہ اُن کی قبریں اندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہو گا۔ اِنفِرادی کوشِش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دینے والوں، سنّتوں کی تربیَت کے مَدَنی قافِلے میں سفر اور روزانہ اپنے اعمال کا جائزہ لے کر "نیک اعمال" کا رسالہ پُر کرنے کی ترغیب دینے والوں اور سنّتوں بھرے اجتِماع کی دعوت پیش کرنے والوں نیز مُبلِّغین کی نیکی کی دعوت سننے والوں کی قُبور بھی اِن شاءَ اللہ حُضُور مُفِیضُ النُّور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے نور کے صدقے نورٌ علیٰ نور ہوں گی۔

www.dawateislami.net

قبر میں لہرائیں گے تاحشر چشمے نور کے
جلوہ فرماہوگی جب طَلعَت رسولُ اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص152)

مشکل الفاظ کے معانی: طَلعَت: یعنی چہرہ۔ صورت۔ نظارہ

شرحِ کلام رضا: اے عاشِقانِ رسول! جھوم اُٹھو! جب محبوبِ رب، تاجدارِ عرب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم اپنا نورانی چہرہ چمکاتے ہوئے مومن کی قبر میں جلوہ فرماہوں گے، تو روشنی ہی روشنی ہوجائے گی اور تاقیامِ قِیامت قبر میں نور کے چشمے لہراتے رہیں گے۔

اندھیرا گُھپ اندھیرا ہے شَہا وَحشت کا ڈیرا ہے
کرم سے قبر میں تم آؤ گے تو روشنی ہوگی

(وسائلِ بخشش، ص280)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مریض طبیب بن گیا

حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر شبلی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک مرتبہ بیمار ہوگئے۔ لوگوں نے شِفا خانے میں داخِل کروادیا۔ آپ کے عقیدت مند وزیر علی بن عیسٰی کی درخواست پر خلیفۂ بغداد نے دربارِ شاہی کے نصرانی (کرسچین) رَئیسُ الاَطِبّا (رَئی۔سُل۔اَ۔طِب۔با۔یعنی ڈاکٹروں کے سردار) کو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے علاج کے لیے بھیج دیا۔ اُس نے بڑی توجُّہ سے علاج کیا مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ایک دن رَئیسُ الاَطِبّا نے کہا: اے شبلی (رحمۃُ اللہِ علیہ)! اگر مجھے یہ معلوم ہوجائے کہ میرے بدن کے کسی ٹکڑے میں آپ کا عِلاج ہے تو مجھے آپ کے لیے اپنا عُضو کاٹ دینے میں بھی کوئی تَرَدُّد (تَ۔رَد۔دُد یعنی انکار) نہیں ہوگا۔ حضرتِ سیِّدُنا شبلی رحمۃُ اللہِ

www.dawateislami.net

علیہ نے فرمایا: "میرا علاج آپ کے ایک عُضْو کاٹنے کے مقابلے میں بہُت ہی آسان چیز میں ہے۔" اُس نے پوچھا: وُہ کیا ہے؟۔ فرمایا کہ تم اپنا زُنّار کاٹ ڈالو اور اِسلام قبول کرلو اِن شاءَ اللہ مارے خُوشی کے میرا مَرَض جاتا رہے گا۔ طبیب نے فوراً زُنّار کاٹا، کُفر سے توبہ کی، کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا اُسی وقت حضرتِ سیّدُنا شبلی رحمۃُ اللہِ علیہ تندرُست ہو کر بستر بیماری سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ خلیفۂ بغداد کو جب یہ خبر پہنچی تو اُس نے تعجب سے کہا کہ میں نے تو طبیب کو مریض کے پاس بھیجا تھا، مجھے کیا خبر تھی کہ مریض کو طبیب کے پاس بھیج رہا ہوں۔ (روح البیان، 2/ 461) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّیْن صلَّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

زُنّار کسے کہتے ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایک دھاگا ہندو اپنے گلے اور بَغَل کے درمیان ڈالے رہتے ہیں اسے زُنّار یا جَنیُو (جَ۔نیو) کہتے ہیں اسی طرح وہ دھاگا یا زنجیر جو کرسچین، مجوسی (یعنی آتَش پرست) اور یہودی اپنی کمر میں باندھتے ہیں زُنّار کہلاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس حکایت سے معلوم ہوا کہ ہمارے اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم نیکی کی دعوت، خَلْقِ خُدا کی ہدایت اور اِسلام کی اِشاعت کے نہایت ہی شیدائی تھے، کسی غیر مسلم کے اِسلام قبول کرلینے سے اُنہیں اتنی عظیم مَسَرّت حاصل ہوتی تھی کہ خوشی کے مارے بسا اوقات اُن کی خطرناک بیماریاں دُور ہوجاتی تھیں۔

مجھے تُم ایسی دو ہمّت آقا دوں سب کو نیکی کی دعوت آقا
بنا دو مجھ کو بھی نیک خصلت نبیِ رَحمت شفیعِ اُمّت
(وسائلِ بخشش، ص 191)

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

خلیفہ سلیمان رو پڑا

خلیفۂ دِمَشق سلیمان بن عبدُ المَلِک اُمَوی بڑے کرّوفر (کَر۔رو۔فَر یعنی شان و شوکت) کا بادشاہ تھا۔ اُس نے ایک مرتبہ مشہور مُحَدِّث سیِّدُنا امام طاؤس رحمۃُ اللہِ علیہ کو دربار میں بُلایا، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے موقع پا کر نیکی کی دعوت دیتے ہوئے اِستفسار فرمایا (یعنی پوچھا): اے امیرُ المؤمنین! کیا آپ کو معلوم ہے کہ سب سے زیادہ عذاب کس کو ہو گا؟ خلیفہ نے کہا: آپ رحمۃُ اللہِ علیہ ہی ارشاد فرمائیے! تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے یہ حدیثِ پاک پڑھ کر سُنائی: ”جس کو اللہ پاک نے اپنی سلطنت میں بادشاہی عطا فرمائی پھر اُس نے ظلم کیا تو اُس شخص کو قِیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب دیا جائے گا۔“ یہ سُن کر خلیفہ خوفِ خدا سے لرز اٹھا اور دھاڑیں مار کر رونے لگا یہاں تک کہ روتے روتے تخت پر چِت لیٹ گیا۔ اُس کے تمام درباری اُس کو اِسی حالت میں چھوڑ کر چلے گئے۔ (مستطرف، 1/169)

ماتحتوں کے بارے میں سبھی سے پوچھا جائے گا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے معلوم ہوا کہ بیان کی تاثیر کے لیے جہاں سننے والوں کو دل و دِماغ حاضِر رکھتے ہوئے سننا ضَروری ہے وہاں مبلغ کا بھی باعمل، اِخلاص کا پیکر اور ہر قسم کی حرِص اور ذاتی غَرَض سے پاک ہونا لازمی ہے۔ جہاں یہ دونوں چیزیں جمع ہوں گی، اِن شاءَ اللہ وہاں بیان کا خُوب اثر ظاہِر ہو گا اور اگر اِن دونوں میں سے کوئی ایک چیز مَفْقُود (مَف۔قُود۔یعنی غائب) ہو گی تو بیان کے ثَمرات (یعنی فوائد) ملنا دشوار ہوں گے۔ اِس حِکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بادشاہ اگر ظُلم کرے گا تو عذابِ نار کا سب سے زیادہ حقدار بنے گا۔ جو لوگ اِقتِدار کے طلبگار رہتے ہیں وہ ایک طرح سے اپنے آپ

www.dawateislami.net

کو بہُت بڑے پُر خطر غار میں دھکیلنے کے درپے ہوتے ہیں۔ اِس ضِمن میں دو فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ملاحظہ ہوں: (1) جس کو رعایا کا ذِمّے دار بنایا گیا پھر اُس نے رِعایا کی خیر خواہی نہ کی تو وہ جنّت کی خوشبو تک نہ پاسکے گا۔ (بخاری، 4/456، حدیث:7150) (2) تم سب نگہبان ہو اور ہر ایک سے اُس کی رِعایا (یعنی ماتحتوں اور محکوم لوگوں) کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ جسے لوگوں پر امیر بنایا گیا وہ نگہبان ہے، اُس سے اُن کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ مرد اپنے اہلِ خانہ پر نگہبان ہے، اُس سے اہلِ خانہ کے بارے میں سُوال کیا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اَولاد پر نگہبان ہے، وہ اُن کے بارے میں جواب دِہ ہوگی، غلام اپنے آقا کے مال پر نگہبان ہے، اُس سے اِس بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔ سُن لو! تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اُس کی رِعایا (ماتحتوں اور محکوم لوگوں) کے بارے میں پُرسِش (یعنی پوچھ گچھ) ہوگی۔ (بخاری، 2/159، حدیث:2554)

اقتِدار ملنے پر رونا

اب ایک حِکایت مُلاحظہ ہو جو کہ اربابِ اقتِدار کیلئے نہایت عبرت خیز ہے چُنانچِہ تاریخُ الْخُلَفاء میں ہے: عَطاء بن اَبِی رَباح رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ کی زَوجۂ محترمہ فاطِمہ بنتِ عبد الملک رحمۃُ اللہِ علیہا نے مجھ سے فرمایا کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ کو خِلافت تفویض (تَف۔وِیض) کی گئی (یعنی ملی) تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ گھر میں آئے اور مُصلّے پر بیٹھ کر گِریہ وزاری کرنے لگے اور اِتنا روئے کہ داڑھی مبارَک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ میں نے عرض کی: یاامیرَ المومنین! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: اے فاطِمہ! مسلمانوں کی نگہداشت (یعنی نگرانی) اور اُن کی فَلاح و بہبود (یعنی بھلائی اور خیر

www.dawateislami.net

خواہی) کا سارا بوجھ میری گردن پر ڈال دیا گیا ہے۔ میں ننگے، بھوکوں، فقیروں، مریضوں، مظلوم قیدیوں، مُسافِروں، ضعیفوں، بچّوں اور عَیالداروں (یعنی بال بچے داروں) غَرَض کہ اپنی رِعایا کے تمام مُصیبت زدوں کی خبر گیری کے بارے میں غور کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ کہیں ان میں سے کسی ایک کے بارے میں بھی اللہ پاک نے مجھ سے باز پُرس (یعنی پوچھ گچھ) فرمالی اور مجھ سے جواب نہ بن پڑا تو میرا کیا بنے گا! میں اِسی فِکر میں رو رہا ہوں۔

(تاریخ الخلفاء، ص189)

انگور کھانے سے بھی خوف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! افسوس! آج کل عُمُوماً اِقتدار کے ذَرِیعے مال و مَنال (یعنی جائداد و مال) حاصِل کیا جاتا ہے مگر ربِّ کریم کے نیک بندوں کا حال اس سے مختلف ہوتا ہے، خوفِ خدا سے مالا مال ہونے کے سبب وہ ایسے موقع پر رو رو کر نڈھال ہو جاتے ہیں۔ وہ حضرات پھونک پھونک کر قدم رکھتے اور بات بات پر ڈرتے ہیں۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عَون بن مُعَمَّر رحمۃُ اللہِ علیہ کا بیان ہے کہ ایک روز حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی زوجۂ محترمہ سے فرمانے لگے: فاطمہ! تمہارے پاس ایک دِرہم ہو تو دے دو آج انگور کھانے کو جی چاہتا ہے، اُنہوں نے عرض کی: میرے پاس درہم کہاں! کیا آپ امیرُ المؤمنین ہو کر ایک دِرہم کی بھی حیثیّت نہیں رکھتے؟ (بے قرار ہو کر) فرمایا: انگور نہ کھانا اِس سے کہیں زیادہ آسان ہے کہ کل میں جہنّم کی زَنجیریں پہنوں۔ (تاریخ الخلفاء، ص471)

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

انگور کے حساب آخرت کا ڈر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدُ العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ کا خوفِ خدا مرحبا! انگور بے شک حلال وطیِّب ہیں لیکن اللہ پاک کی نعمت ہیں اور بروزِ قیامت ہر نعمت کا حِساب دینا ہوگا، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ خوفِ آخرت کے سبب انگور کھانے سے باز رہے۔ آہ! آج ہم ایک سے ایک لذیذ نعمتیں کھاتے اور بَرَتتے (یعنی استعمال کرتے) ہیں اور مزید بہتر سے بہترین کی جستجو (یعنی تلاش) میں رہتے ہیں، عمدہ سے عمدہ ترین کوٹھی بھی ناکافی محسوس ہوتی ہے، بڑے سے بڑا بنگلہ (VILLA) حاصِل کرنے کے دَرپے رہتے ہیں جبکہ پارہ 30 سورۃ التکاثر کی آخری آیت خوفِ خدا رکھنے والوں کو بے قرار کئے دیتی ہے۔ چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کے ترجمے والے پاکیزہ قراٰن، "کنزالایمان مَع خزائنُ العرفان" صَفْحَہ 1118 پر ارشاد ہوتا ہے:

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ﴿۸﴾

(پ30، التکاثر:8)

ترجَمۂ کنزالایمان: پھر بے شک ضَرور اُس دن تم سے نعمتوں سے پُرسِش ہوگی۔

آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں تین احادیث

﴿1﴾ عِکرِمہ نے کہا: جب یہ آیتِ مبارکہ نازِل ہوئی تو صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے عَرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہم کون سی نعمتوں میں ہیں! ہمیں تو جَو کی روٹی اور وہ بھی صِرف آدھا پیٹ نصیب ہوتی ہے! وحی آئی: کیا تم جُوتے نہیں پہنتے؟ ٹھنڈا پانی نہیں پیتے؟ یہ بھی نعمتیں ہیں (تفسیر درمنثور، 8/613) ﴿2﴾ حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرمایا: جس نے گندُم (یعنی کنک، گیہوں) کی روٹی

www.dawateislami.net

کھائی اور فُرات کا ٹھنڈا پانی پیا نیز رہنے کیلئے مکان بھی ہو، یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے مُتَعلِّق سُوال ہو گا۔ (تفسیر در منثور، 8/612) ﴿3﴾ جلیلُ القدر تابِعی حضرتِ امام مجاہِد رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِس آیتِ مبارَکہ کے بارے میں فرمایا کہ اس سے دُنیا کی ہر لذَّت والی شَے مُراد ہے۔

(تفسیر در منثور، 8/612)

سورۃ التکاثر کی مذکورہ آخری آیتِ مبارَکہ کے تَحت صدرُ الاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو اللہ پاک نے تمہیں عطا فرمائی تھیں صحت وفَراغ (یعنی خوش حالی) و امن و عیش و مال وغیرہ جن سے دنیا میں لذّتیں اٹھاتے تھے، پوچھا جائے گا: یہ چیزیں کس کام میں خرچ کیں؟ ان کا کیا شکر ادا کیا؟ اور ترکِ شکر پر عذاب کیا جائے گا۔

دو اقسامِ نعمت اور سُوالاتِ آخرت

مشہور مُفسِّر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی سورۂ تکاثُر کی مذکورہ آخری آیت کے تَحت بیان کردہ تفسیر میں یہ بھی ہے: کَسْبی نعمت (یعنی اپنی کوشِش سے حاصِل کردہ نعمت مثلًا مٹھائیاں، لذیذ غذائیں، ٹھنڈے مَشروبات، عمدہ ملبوسات، دولت، سلطنت وغیرہ) کے بارے میں تین سُوالات ہوں گے ﴿1﴾ کہاں سے حاصِل کی؟ ﴿2﴾ کہاں خرچ کی؟ ﴿3﴾ اِس کا کیا شکریہ ادا کیا؟ وَہبی نعمت (یعنی اللہ پاک کی عنایت کی ہوئی وہ نعمت جس میں بندے کی اپنی کوشِش کا دخل نہ ہو۔ جیسا کہ چاند، سورج، ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان وغیرہ) کے بارے میں دو سُوالات ہوں گے: ﴿1﴾ کہاں خرچ کی؟ ﴿2﴾ اس کا کیا شکریہ ادا کیا؟

(نور العرفان، ص966)

www.dawateislami.net

آہ! عُمدہ عمدہ غِذائیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی بڑے خوف کی بات ہے، آج ہم عمدہ سے عمدہ ترین غذاؤں اور نعمتوں کے حریص بنے ہوئے ہیں مگر قبر میں کیڑوں کی غذا بننے اور حسابِ آخرت میں پھنسنے کے اندیشے کو بھولے ہوئے ہیں۔ ہمیں اچھے میں اچھا اور لذیذ ترین کھانا چاہئے اور وہ بھی گرم ہو، ایک تو "عمدہ غذا" بذاتِ خود نعمت اور اُس کا گرم ہونا نعمت در نعمت، سادہ چائے سے بھی گزارہ نہیں، دودھ پتّی ہو اور وہ بھی میٹھی میٹھی اور گرما گرم ہو، یوں ہماری ایک چائے بھی کئی نعمتوں کا مجموعہ بن جاتی ہے! اِسی طرح حلوہ پوری، پِڑے پَراٹھے، انواع و اقسام کی مٹھائیاں، طرح طرح کے تازہ پھل اور خُشک میوے (یعنی ڈرائی فروٹ)، خوش ذائقہ فالودے، ٹھنڈے میٹھے مزیدار شربت، بادام پستے والا شیر خُرما، ٹھنڈی بوتلیں (COLD DRINKS)، آئسکریمیں، مکّھن، ملائی، کسٹرڈ، کباب سموسے، گرما گرم پکوڑے، تلی ہوئی مچھلی، تلی ہوئی چانپیں، تندوری ران، چکن تکّہ، سیخ کباب، برگر اور نہ جانے کیا کیا ہمارا لالچی نفس طلب کرتا اور کھاتا پیتا ہے۔ اگر چِہ مذکورہ تمام غذائیں کھانا حلال ہے مگر ان پر اور تمام نعمتوں پر بروزِ آخرت سُوالات کئے جائیں گے۔ کاش! ہمارا کھاؤپیو (کھا۔ اُو۔ پی۔ یُو) نَفس قابو میں آجائے۔ کاش! اچّھی اچّھی نیّتوں کے نہ ہونے کی صورت میں فَقَط تفریحاً اور مَحض حُصولِ لذّت کیلئے کھانے پینے کی عادت سے ہماری جان چھوٹ جائے۔

مال کھانے کے شائقین غور فرمائیں

ہم چند منَٹ کی لذّت کی خاطِر کتنا بڑا خطرہ مول لے رہے ہیں اِس بات کو اِس روایت

www.dawateislami.net

سے سمجھنے کی کوشش کیجئے چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ''منہاجُ العابدین''(504 صَفحات)، صَفْحَہ 141 پر حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: منقول ہے:''بے شک سکراتِ موت کی شدّت دنیا کی لذّتوں کے مطابِق ہے۔''تو جس نے زیادہ لذَّتیں اُٹھائیں اُسے نَزع کی تکلیف بھی زیادہ ہو گی۔(منہاج العابدین، ص94)

نَزع کی سختیوں کی جھلک

نَزع کی سختیوں کی جھلک مُلاحظہ ہو چُنانچِہ حضرتِ علّامہ جلالُ الدین سُیُوطی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل کرتے ہیں: موت دُنیا و آخرت کی ہولناکیوں میں سب سے زائد ہولناک ہے، یہ آروں کے چیرنے سے، قینچیوں کے کاٹنے سے، ہانڈیوں کے اُبالنے سے زائد ہے۔ اگر مُردہ زندہ ہو کر شدائدِ موت (یعنی موت کی سختیاں) لوگوں کو بتا دیتا تو ان کا عیش اور نیند سب کچھ ختم ہو جاتا۔ (شرح الصدور، ص33)

کاش! کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا قبر و حشر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا
جاں کنی کی تکلیفیں ذبح سے ہیں بڑھ کر کاش مُرغ بن کے طیبہ میں ذبح ہو گیا ہوتا
آہ! کثرتِ عصیاں ہائے! خوف دوزخ کا کاش! اِس جہاں کا میں نہ بَشَر بنا ہوتا
شور اٹھا یہ محشر میں خلد میں گیا عطّار گر نہ وہ بچاتے تو نار میں گیا ہوتا

(وسائلِ بخشش، ص256، 258)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

حسابِ نعمت کے بارے میں لرزہ خیز 9 فرامینِ مصطفٰے

فانی لذّتوں سے اپنے آپ کو بچانے کا جذبہ بڑھانے اور دُنیوی نعمتوں کے سبب ہونے

www.dawateislami.net

والے حسابِ آخرت سے خود کو ڈرانے کیلئے دل ہلا دینے والے 9 فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم مُلاحظہ ہوں: ﴿1﴾ جب قِیامت کا دن ہو گا تو اللہ پاک اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو بُلا کر اپنے سامنے کھڑا کر دے گا اور اُس سے اُس کے جاہ و مرتبے کے مُتَعَلِّق اِسی طرح سُوال کرے گا جس طرح اس کے مال کے بارے میں سُوال فرمائے گا۔ (معجم اوسط، 1/ 140، حدیث: 4481) ﴿2﴾ بندہ کوئی بھی قدم اٹھاتا ہے تو قیامت میں اُس سے سُوال ہو گا کہ وہ قدم کس لئے اُٹھایا تھا؟ (تاریخ دمشق، 6/ 54) ﴿3﴾ قِیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے یہ سُوال ہو گا کہ کیا میں نے تیرا جسم تندُرُست نہیں رکھا تھا؟ کیا میں نے تجھے ٹھنڈے پانی سے سَیراب نہ کیا تھا؟ (تُو نے ان کے حُقُوق ادا کئے یا نہیں؟) (المستدرک، 5/ 191، حدیث: 7285) ﴿4﴾ مالِک اور مملوک (یعنی غلام) کو اور زَوج (یعنی شوہر) اور زَوجہ کو لایا جائے گا پھر ان سے حساب ہو گا، یہاں تک کہ مرد سے کہا جائے گا تُو نے فُلاں فُلاں دن لذّت کے ساتھ پانی پِیا اور شوہر سے کہا جائے گا کہ فُلاں عورت سے نکاح کے اور بھی طلبگار تھے لیکن تُو نے اُس کا نکاح چاہا تو میں نے ان سب کو چھوڑ کر اس کا نکاح تیرے ساتھ کر دیا۔ (کیا تُو نے اِن نعمتوں کا حق ادا کیا؟) (مجمع الزوائد، 10/ 633، حدیث: 18390) ﴿5﴾ قِیامت میں مؤمِن سے ہر عمل کا سُوال ہو گا یہاں تک کہ اس سے اپنی آنکھوں میں سُرمہ ڈالنے کے مُتَعَلِّق بھی سُوال کیا جائے گا۔ (حلیۃ الاولیاء، 10/ 31) ﴿6﴾ بندہ جو خطبہ پڑھتا (یعنی وَعظ اور بیان کرتا) ہے اِس کے بارے میں بھی اُس سے سُوال ہو گا کہ اِس سے تیرا کیا ارادہ تھا؟ (الصمت مع موسوعہ ابن ابی الدنیا، 7/ 294، حدیث: 514) (مُبَلِّغین و مقرِّرین غور فرمائیں کہ بیان کا مقصود نیکی کی دعوت تھی یا بیان کی تعریف اور واہ واہ کی طلب یا حُصولِ شہرت یا دولت؟) ﴿7﴾ جو شخص کسی شے کی

جانب بُلائے گا قِیامت کے دن اسے اُس کی دعوت (یعنی بُلانے) کے ساتھ کھڑا کیا جائے گا، خواہ ایک ہی آدمی کو دعوت کیوں نہ دی ہو! (ابن ماجہ، 1/137، حدیث:208) (اِس روایت میں خُلوص کی طرف اشارہ ہے مَثَلاً نیکی کی دعوت محض رِضائے الٰہی کیلئے دی تھی یا کوئی اور مقصد تھا! انفرادی کوشش کرنے والے مبلغین بھی غور فرمائیں) ﴿8﴾ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے، تم جس نعمت کے مُتعلِّق قِیامت میں سُوال کئے جاؤ گے وہ ٹھنڈا سایہ اور عمدہ کھجور اور ٹھنڈا پانی ہے۔ (ترمذی، 4/163، حدیث:2376) ﴿9﴾ قِیامت میں ہر غنی و فقیر (یعنی ہر امیر و غریب) آرزو کرے گا کہ کاش! دنیا میں اِس کے پاس صِرف قُوت ہوتا (ابن ماجہ، 4/442، حدیث:4140) (قُوت یعنی صِرف اتنا کھانا ہوتا جس سے زندگی بچ سکے اور بس)

مال زیادہ وبال زیادہ

﴿1﴾ حضرتِ عبدُاللہ بن عُمَیرہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: جتنا مال زیادہ ہو گا اُتنا حساب زیادہ ہو گا۔ (البدور السافرۃ فی امور الآخرۃ، ص 246) ﴿2﴾ حضرتِ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قِیامت میں ایک دِرہَم والے کے مقابلے میں دو دِرہَم والے کا حساب زیادہ سخت ہو گا۔ (الزہد للامام احمد بن حنبل، ص170، حدیث:797) ﴿3﴾ جلیلُ القدر تابِعی سیِّدُنا مُعاوِیہ بن قُرَّہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: قِیامت میں سب سے سخت حساب تندرُست فارِغُ البال (یعنی خوش حال) شخص سے ہو گا۔ (تاریخ مدینہ دمشق، 59/271)

صَدقہ پیارے کی حیاء کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لَجائے کو لَجانا کیا ہے
(حدائقِ بخشش، ص 171)

مشکل الفاظ کے معانی: صدقہ: وسیلہ۔ بے پوچھے: بے حساب۔ لجائے: شرمندہ۔ لَجانا: شرمندہ کرنا

www.dawateislami.net

شرحِ کلامِ رضاؔ: میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اِس شعر کے اندر بارگاہِ خداوندی میں عرض کر رہے ہیں: یااللہ پاک تجھے تیرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی شرم و حیا کا واسطہ ! مجھے محشر میں پُوچھ گُچھ کئے بِغیر ہی بخش دے، میں تو اپنے گناہوں پر پہلے ہی شرمِندہ ہوں میرے اعمال کا حساب لے کر مزید شرمِندہ نہ فرما۔

امتحاں کے کہاں قابل ہوں میں پیارے اللہ
بے سبب بخش دے مولیٰ ترا کیا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش ص126)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

12 سال تک حساب و کتاب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آخرت کے حساب کا مُعاملہ نہایت سنگین ہے۔ عبرت کیلئے ایک حِکایت پیش کی جاتی ہے، سنئے اور خوب کُڑھیے چُنانچِہ حضرتِ عبداللہ بن عَمْرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ناظِمِ نِظامِ اُمّت، صاحِبِ خوف وخشیّت، سردارِ ساکنانِ جنّت امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے وِصالِ پُر مَلال کے بعد مجھے آپ رضی اللہ عنہ کے اُخرَوِی (اُخ۔رَ۔وی) مُعامَلات جاننے کی شدید خواہش تھی۔ ایک دن میں نے خواب میں ایک محل دیکھا تو پوچھا: یہ کس کا ہے؟ فِرِشتے نے بتایا: "حضرتِ عُمَر بن خطّاب رضی اللہ عنہ کا۔" اِتنے میں وزیرِ حُضُورِ انور، ساکِنانِ جنّت کے سَروَر، حضرتِ سیّدُنا عُمَر رضی اللہ عنہ اُس محل سے باہَر اِس حال میں تشریف لائے کہ آپ رضی اللہ عنہ پر ایک چادر تھی گویا ابھی ابھی غسل فرمایا ہے۔ میں نے عرض کی: مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلَہ فرمایا؟ جواب دیا: اچھا مُعامَلَہ فرمایا۔ پھر مجھ سے پوچھنے

www.dawateislami.net

لگے: مجھے تم سے جُدا ہوئے کتنا عرصہ گزرا ہے؟ میں نے عرض کی: 12 سال۔ فرمانے لگے: اب جا کر حساب وکتاب سے فارغ ہوا ہوں۔ (تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر 44/ 483) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جُرم
دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حجاز کا

(ذوقِ نعت، ص18)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابہ میں سب سے مالدار صحابی کے حسابِ قیامت کا احوال

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عدل وانصاف کے پیکر، پرہیزگاروں کے افسر، مُتّقیوں کے رہبر حضرتِ سیِّدُنا عُمر رضی اللہُ عنہ کی یہ حکایت ہمیں بہُت کچھ سمجھا رہی ہے۔ عَشَرَۂ مُبَشَّرہ کے روشن ستارے حضرتِ عبدالرحمن بن عَوف رضی اللہُ عنہ جو کہ صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان میں سب سے زیادہ مالدار تھے، آپ رضی اللہُ عنہ کا سارا ہی مال یقینی طور پر حَلال تھا اور کثرتِ مال غفلت شعاری کے بجائے آپ رضی اللہُ عنہ کے لیے خشیتِ الٰہی کا سبب بن گئی تھی۔ آپ رضی اللہُ عنہ کے حسابِ قیامت کی حِکایت بھی سراپا عبرت ہے، ملاحظہ فرمایئے چُنانچِہ ایک بار سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے پاس تشریف لا کر فرمایا: ”اے اصحابِ محمد! آج رات اللہ پاک نے جنّت میں تمہارے مکان اور منزلیں نیز میرے مکان سے کس کا کتنا دُور مکان ہے سب مجھے دکھائے۔“ پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جلیل القدر اصحابِ کرام کی منزلیں فرداً فرداً بیان کرنے کے

www.dawateislami.net

بعد حضرتِ عبدالرحمن بن عَوف رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ” اے عبدُالرّحمن (میں نے دیکھا) کہ تم مجھ سے بہُت دُور ہوگئے یہاں تک کہ مجھے تمہاری ہلاکت کا خَدشہ ہونے لگا پھر کچھ دیر بعد تم پسینے میں شرابور مجھ تک پہنچے تو میرے پوچھنے پر تم نے بتایا: ” مجھے حساب کے لیے روک لینے کے بعد مجھ سے پوچھ گچھ شُروع ہوگئی کہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ راوی کہتے ہیں، حضرتِ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ یہ سُن کر رو پڑے اور عرض کی: یارسول اللہ! یہ سو اُونٹ جو آج ہی رات مِصر سے مالِ تجارت سَمیت آئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو گواہ بنا کر انہیں مدینۂ پاک کے غریبوں اور یتیموں پر صَدَقہ کرتا ہوں۔(تاریخ دِمشق، 35/266) حضرتِ عبدُالرحمن بن عَوف رضی اللہ عنہ نے اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کی: مجھے اندیشہ ہے کہ کثرتِ مال کہیں (آخرت میں) مجھے ہلاکت میں نہ ڈال دے! انہوں نے فرمایا: اپنا مال راہِ خدا میں خرچ کرتے رہا کرو۔

(استیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 2/389)

مالداروں کیلئے لمحۂ فکریہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقینی قَطْعی حلال مال رکھنے والے اپنا مالِ حلال دونوں ہاتھوں سے راہِ خدا میں لٹانے والے کے حسابِ قیامت کی اس لرزہ خیز حکایت پر نظر رکھتے ہوئے مال داروں کو غور کرنا اور قِیامت کے ہوشرُبا اَحوال (یعنی دہشتوں اور گھبراہٹوں) سے ڈرنا چاہیے اور جو لوگ محض دُنیوی حِرص کے سبب مال اِکٹھا کئے جاتے، اس کیلئے دربدر بھٹکتے پھرتے اور مال بڑھانے کے نظام کو بہتر سے بہترین بناتے چلے جاتے ہیں اُنہیں اپنی اس رَوِش پر نظرِ ثانی کرلینی چاہیے اور جو صورت دنیا و آخرت دونوں کیلئے بہتر ہو وہ اختیار کرنی چاہیے۔

مال و دولت کے متعلق اچّھی اچّھی نیتیں

حلال مال جمع کرنا فی نفسہٖ مُباح ہے (یعنی نہ اس میں ثواب ہے نہ گناہ)۔ اگر کوئی علمِ نیّت رکھنے والا اِس کی اچّھی اچّھی نیّتیں کر لے تو خواہ مالِ حلال کے ذَرِیعے اَربوں پتی بن جائے اُس کا مال اُس کی آخرت کیلئے نقصان دہ نہیں۔ مگر یاد رہے! رسمی طور پر صرف زَبان سے نیّت کے الفاظ ادا کر لینے کو نیّت نہیں کہتے، نیّت دل کے اُبھار اور پکّے ارادے کا نام ہے یعنی جو نیّت کر رہا ہے وہ اُس کے دل میں اِس طرح موجود ہو کہ میں نے 100 فیصدی ایسا کرنا ہی کرنا ہے۔ مال و دولت کے بارے میں نیّت کی رغبت دلاتے ہوئے حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مال لینے، چھوڑنے، خرچ کرنے اور روکنے میں نیَّت صحیح ہونی چاہئے۔ مال اِس لئے حاصِل کرے کہ عبادت پر مدد حاصِل ہو اور مال چھوڑنا ہو تو زُہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی) کی نیّت سے اور اُسے حقیر سمجھتے ہوئے چھوڑے۔ جب یہ طریقہ اختیار کرے گا تو مال کا موجود ہونا اُسے نقصان نہیں پہنچائے گا، اِسی لئے امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المرتَضٰی شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: ”اگر کوئی شخص تمام رُوئے زمین کا مال حاصِل کرے اور اس کا ارادہ رضائے الٰہی کا حُصول ہو تو وہ زاہد (یعنی دنیا سے بے رغبت) ہے اور اگر تمام مال چھوڑ دے لیکن رِضائے خداوندی مقصود نہ ہو تو وہ زاہد نہیں ہے۔“ پس آپ کی تمام حَرَکات و سَکَنات اللہ پاک کے لیے ہوں اور عبادت سے باہر نہ ہوں یا عبادت پر مدد گار ہوں۔ جو چیزیں عبادت سے زیادہ دُور ہیں وہ کھانا اور قَضائے حاجت (یعنی استنجا) ہے لیکن یہ دونوں بھی عبادت پر مدد گار ہیں جب ان سے آپ کا مقصود یہ ہو گا یعنی عبادت پر قوّت اور دل جمعی حاصِل کرنے کی نیَّت ہو گی تو یہ کام بھی

www.dawateislami.net

آپ کے حق میں عبادت ہوں گے۔ اسی طرح جو چیزیں آپ کی حفاظت کرتی ہیں مَثَلاً قمیص، اِزار (یعنی پاجامہ) بچھونا اور برتن وغیرہ تو ان سب میں بھی اچھی نیّت ہونی چاہیے کیوں کہ دین کے سلسلے میں ان تمام چیزوں کی ضَرورت ہوتی ہے اور جو کچھ ضَرورت سے زائد ہو اُس سے بندگانِ خدا کو نفع پہنچانے کی نیّت ہونی چاہیے اور جب کسی شخص کو اس کی ضَرورت ہو تو انکار نہ کرے جو شخص اس طرح کا عمل کرے گا اُس نے مال کے سانپ (یہاں مال کو ''سانپ'' سے تشبیہ دی گئی ہے) سے اُس کا (مُفید حصّہ یعنی) جوہر اور تریاق (زہر مُہرہ یعنی زہر کی دوا جو زہر کا اُتار کرتی ہے) بھی لے لیا اور (خود سانپ کے) زہر سے محفوظ (بھی) رہا، ایسے آدمی کو مال کی کثرت نقصان نہیں پہنچاتی لیکن یہ کام وُہی شخص کر سکتا ہے جس کے قدم دین میں مضبوط ہوں اور اُس کے پاس کثیر علمِ دین ہو۔ امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ آگے چل کر مال و دولت سے بچ کر رہنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جس طرح نابینا کا بینا (یعنی آنکھ والے) کی طرح پہاڑوں کی چوٹیوں اور دریاؤں کے کَناروں تک پہنچنا اور کانٹے دار راستوں سے گزرنا ممکن نہیں اِسی طرح عام آدمی کا مال و دولت کی آفتوں سے بچنا بھی ناممکن ہے۔ (احیاء العلوم، 3/325) مال و دولت پر ہیز گار اور بکثرت علمِ دین رکھنے والا ہی چاہے تو لے سکتا ہے کہ شریعت کے مطابِق اِسے حاصِل اور شریعت ہی کے مطابِق اِسے استِعمال کر سکتا ہے اور مال کی آفتوں سے خود کو بچا سکتا ہے۔

زخمی دل والے بُزُرگ

حُجّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نَقل کرتے ہیں: ایک بُزُرگ رحمۃُ اللہِ علیہ رو رہے تھے، لوگ اُن کے گرد اِکٹھے ہو گئے اور تَرس کھاتے

www.dawateislami.net

ہوئے کہنے لگے: اللہ پاک آپ پر رَحم فرمائے، کیا مسئلہ ہو گیا ہے، کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: میرے دل میں ایک زَخم ہے جسے خائفین (یعنی اللہ پاک سے ڈرنے والے لوگ) اپنے دلوں میں پاتے ہیں، لوگوں نے عرض کی: وہ زَخم کس طرح کا ہوتا ہے؟ فرمایا: اُس پیشی کے خوف کا زَخم جب بروزِ قِیامت بارگاہِ الٰہی میں حساب کتاب کیلئے پیش ہونے کے لئے اعلان ہو گا۔ (احیاء العلوم، 4/230) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

عیب دنیا میں تُو نے چُھپائے حَشر میں بھی نہ اب آنچ آئے
آہ! نامہ مِرا کُھل رہا ہے یا خدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش ص134)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ علٰی مُحَمَّد

نفرت محبت میں بدل گئی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلومات بڑھانے، دُرُست اسلامی عقائد ذہن میں بٹھانے، شیطان کو دُور بھگانے، ایمانیات کے بارے میں آنے والے وساوِس سے جان چُھڑانے، غفلت کی نیند اُڑانے، رُوحانی کیف و سرور پانے اور اپنے آپ کو باکردار مسلمان بنانے کیلئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے اور اپنے اِس مَدَنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے" کے حُصول کی خاطر اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے فِکر مند رہیے، نَمازوں کی پابندی جاری رکھیے، سنّتوں پر عمل کرتے رہیے، نیک اعمال کے مطابِق زندگی گزاریئے اور اِس پر استقامت پانے کیلئے روزانہ اپنے اعمال کا جائزہ لے کر "نیک اعمال" کا رسالہ پُر کر کے ہر

www.dawateislami.net

مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے شعبہ اصلاحِ اعمال کے ذِمّے دار کو جمع کروادیجئے اور پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیجئے۔ آیئے! آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے آپ کو ایک مَدَنی بہار سناؤں، چیچہ وَطنی (ضِلع ساہیوال، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی نے غفلتوں کی وادی میں گزرے ہوئے اپنے لمحاتِ زندگی کے بارے میں کچھ اِس طرح بیان کیا: میری زندگی بھرپور غفلت میں گزر رہی تھی، میرے اُجڑے ہوئے گلزار میں رشدو ہدایت کی بادِ بہار دعوتِ اسلامی سے وابَستہ ایک عاشقِ رسول کی بابَرَکت صحبت کی بدولت چلی۔ ان کی اِنفرادی کوشِش نے مجھے دعوتِ اسلامی کے قریب تر کردیا اور میں دینی ماحول سے وابَستہ ہو گیا۔ جب میں پہلی بار ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوا تو میں نے اوّل تا آخِر بیان سننے کی سعادت حاصل کی، یہ سب کچھ مجھے بَہُت اچّھا لگا لیکن جب اجتِماع میں شریک اسلامی بھائی بَیَک (بہ۔ یَک) آواز دیوانہ وار ذِکرُ اللہ میں مصروف ہوئے تو مجھے بے اختیار ہنسی آگئی کہ یہ لوگ کیا پاگلوں کی طرح شُروع ہو گئے ہیں! (اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہ) میں اِسی طرح کے اَحمقانہ وسوسوں میں مگن تھا کہ یکایک روحانیّت کا ایک ایسا جھونکا آیا کہ میں خود بخود ذِکرُ اللہ میں لگ گیا اور ایسا مَست ہوا کہ اپنے گردو پیش کی خبر ہی نہ رہی، دل پر عجیب کیف و سُرور طاری ہو گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس ذکر و دعا کی بَرَکت سے میری طبیعت میں سنجیدَگی پیدا ہو گئی اور سابِقہ گناہوں سے توبہ کر کے میں صلوٰۃ و سنّت کی راہ پر گامزن ہو گیا۔ میں نے چہرے پر داڑھی مبارک اور سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجالیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رَمَضانُ المبارَک میں اجتِماعی اعتکاف کی بَرَکتیں حاصل کرنے کی سعادت بھی مُیَسَّر آئی، اب میرے والدِ محترم نے بھی

www.dawateislami.net

داڑھی شریف سجالی ہے اور تمام گھر والے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رضویہ میں داخِل ہو چکے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تادمِ تحریر میں نیک اعمال کے خادِم (ذمّہ دار) کی حیثیت سے دینی کام کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کردیا دیکھو
اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کردیا دیکھو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

فرمانِ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

اللہ پاک تمہیں کوئی نعمت عطا فرمائے اور تمہیں اس کا باقی رہنا پسند آئے تو کثرت سے اللہ پاک کی حمد اور شکر ادا کرو، اگر تمہارے رزق میں کمی آجائے تو کثرت سے استغفار کرو اور اگر حکمران یا کسی کی طرف سے تم پر مصیبت آپڑے تو لَاحَوْل شریف (لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہ) کثرت سے پڑھو کیونکہ لَاحَوْل شریف کشادگی (یعنی فراخی) کی کنجی اور جنّت کا خزانہ ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/ 225، رقم:3783ماخوذاً)

فہرس

نیکی کی دعوت دینا خاموش رہنے سے بہتر ہے 1
قبر کی روشنی کا سامان 2
مبلّغین کی قبریں جگمگائیں گی 2
زُنّار کسے کہتے ہیں 4
خلیفہ سلیمان رو پڑا 5
ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا 5
اقتدار ملنے پر رونا 6
انگور کے حساب آخرت کا ڈر 8
دو اقسامِ نعمت اور سوالاتِ آخرت 9
مال کھانے کے شائقین غور فرمائیں 10
نزع کی سختیوں کی جھلک 11
مال زیادہ وبال زیادہ 13
سب سے مالدار صحابی کے حساب قیامت کا احوال 15
مال و دولت کے متعلق اچھی اچھی نیتیں 17
زخمی دل والے بزرگ 18
نفرت محبت میں بدل گئی 19

www.dawateislami.net

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

”زیادہ مال جمع کرنے والے قیامت کے دن کم نیکیوں والے ہوں گے مگر جسے اللہ پاک نے مال عطا فرمایا اور وہ اسے اپنے دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے (نیکی کے کاموں میں) خرچ کرے اور اس کے ذریعے اچھے (یعنی نیکی کے) کام کرے۔“

(بخاری،4/ 221، حدیث:6443)

978-969-722-311-4
01082276

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net